رمضان کے فضائل و مسائل

مؤلف

نبیرہ صدر الشریعہ حضرت علامہ

مفتی محمد عطاء المصطفیٰ اعظمی مدظلہ العالی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

نام کتاب	:	رمضان کے فضائل ومسائل
مؤلف	:	حضرت علامہ مفتی محمد عطاء المصطفیٰ اعظمی
سن اشاعت	:	رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ/ اگست ۲۰۱۱ء
تعدادِ اشاعت	:	۳۵۰۰
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

مصطفیٰ کریم ﷺ کے صدقے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء پر فضل فرمایا کہ اُسے ایسی راتیں اور دن اور مہینے عطا کئے کہ جن میں نیکیوں پر ثواب کئی گُنا بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، برکتیں اور مغفرتیں خصوصی طور پر بندوں کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور ایک رات ایسی بھی عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو لوگ ان مقدس ایام ولیالی کی قدر کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں درجات پاتے ہیں، قُرب خداوندی حاصل کر لیتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہیں کرتے تو وہ محروم رہتے ہیں۔ عمومی طور پر مسلمان اس مقدس مہینے کے روزے رکھتے ہیں، قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرتے ہیں، راتوں کو مساجد میں نماز تراویح ادا کرتے ہیں، صدقہ وغیرہ کثرت سے کرتے ہیں، اور زکوٰۃ کا اگرچہ اس مہینے سے کوئی تعلق نہیں ہے مگر لوگ صرف اس لالچ میں کہ اس مہینے میں ایک نیکی پر کئی گنا ثواب ملتا ہے اپنی زکوٰۃ بھی اسی ماہ میں ادا کرتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کو روزہ، تراویح اور زکوٰۃ کے مسائل سے آگاہی کی حاجت ہوتی ہے، اسی غرض سے ہمارے شعبہ نشر و اشاعت کے ذمہ داران نے فیصلہ کیا کہ حضرت علامہ مفتی محمد عطاء المصطفیٰ صاحب اعظمی مدظلہ کا تحریر کردہ یہ مختصر اور مفید رسالہ شائع کیا جائے۔

پس قارئین کے فائدے کے لئے اسے اس ماہ ادارہ اپنی سلسلہ مفت اشاعت کے ۲۰۸ پر اس رسالہ کو شائع کرایا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے قارئین ہمارے دیگر رسائل کی طرح اس سے بھی فائدہ حاصل کریں گے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مؤلف اور اراکین ادارہ کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ

حکیم سید محمد طاہر نعیمی مراد آبادی

تقریظِ لطیف

حضرت مفتی عبدالعزیز حنفی صاحب

رمضان المبارک بہت ہی برکت و عظمت و رحمت و مغفرتوں والا مہینہ ہے قرآن و احادیث میں اس کی عظمت کا بیان ہے لیلۃ القدر وہ بھی اسی ماہ مبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے جن میں خلوصِ نیت کے ساتھ ایک رات کی عبادت ہزار مہینے کی رات سے بہتر قرار دی گئی ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے درجات بڑھا دیے جاتے ہیں اور ان کا ثواب کئی گنا زیادہ کر دیا جاتا ہے اسی لئے لوگ ماہِ رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی صدقات و خیرات کثرت سے کرتے ہیں رمضان المبارک اور زکوٰۃ کی فضیلت اور اس کے فضائل، مسائل و احکام پر مشتمل کتابچہ وقتاً فوقتاً شائع کیے جاتے ہیں آپ کے ہاتھوں میں یہ کتابچہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کو نبیرۂ صدر الشریعہ محبّ گرامی مفتی عطاء المصطفیٰ صاحب قبلہ نے رمضان المبارک اور زکوٰۃ کی اہمیت اور ان کے مسائل پر مبنی یہ کتابچہ انتہائی مختصر مگر جامع طور پر مرتب کیا ہے جس کا اسلوبِ بیان بہت آسان ہے اور عامۃ الناس کے لئے اس سے استفادہ کرنا بہت سہل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو قبول عام فرمائے۔

عبدالعزیز حنفی غفرلہٗ

دار الافتاء دار العلوم امجدیہ، عالمگیر روڈ، کراچی

۲۵ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ ۱۲ نومبر ۲۰۰۱ء

فضائل ومسائلِ رمضان وروزہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ

یعنی رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اتارا گیا لوگوں کی ہدایت اور حق و باطل میں فرق بیان کرنے کے لئے تو تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے تو اس کا روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے یعنی جتنے روزے رہ گئے وہ بعد میں پورے کرے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

یعنی اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے والوں پر فرض کیا گیا تا کہ تم گناہوں سے بچو۔

روزہ اور رمضان کے فضائل کے متعلق بہت سی حدیثیں وارد ہیں مگر ہم یہاں چند حدیثوں کے خلاصہ پر ہی اکتفاء کرتے ہیں تا کہ لوگ کم وقت میں زیادہ فضائل سے شرف یاب ہو جائیں۔

مختلف حدیثوں کا خلاصہ

رمضان المبارک کی اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ نے بڑی اہمیت وفضیلت

بیان فرمائی ہے یہ مبارک مہینہ جیسے ہی ہم مسلمانوں پر جلوہ افگن ہوتا ہے اسی وقت سے ہر دن آسمان اور جنت ورحمت کے دروازے رمضان بھر کھول دئے جاتے ہیں اور شیاطین اور سرکش جن زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

اور جہنم کے دروازے پورے ماہ بند کردیئے جاتے ہیں اور ہر دن دس لاکھ جہنم سے آزاد کئے جاتے ہیں اور آخری شب سب کے مجموعہ کے برابر آزاد کئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی بھلائی سے محروم رہا بے شک وہ محروم ہے۔ (بخاری، مسلم وغیرہما)

اس مہینے میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے برابر کردیا جاتا ہے اور رزق میں وسعت دے دی جاتی ہے اور کسی روزہ دار کو افطار کرانا روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ہے اور گناہوں کی مغفرت وجہنم سے آزادی ہے اس کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا مغفرت اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔ (بیہقی)

اس ماہ میں ہر نیکی کا بدلہ دس سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت دوسری اللہ تعالیٰ سے ملنے کے وقت۔ (بخاری، مسلم)

اس پورے مہینے میں روزہ رکھنا ہر مسلمان عاقل بالغ مرد وعورت پر فرض ہے جیسا کہ ہم نے ابتداء میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ذکر کیا اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ نے روزہ رکھنے کی بیشمار فضیلتیں بیان فرمائیں ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے گا تو اللہ اس کے منہ کو جہنم سے ستر (۷۰) برس راہ (مسافت) دور فرمادے گا اور روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں فرماتا جو شخص اس مہینے میں بلا عذر شرعی روزہ نہیں رکھتا وہ سخت محروم وبد بخت ہے بخاری وغیرہ میں حضور اقدس ﷺ کا فرمان ہے جس نے رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر عذر شرعی (بلا رخصت، بیماری) نہ رکھا تو زمانہ بھر روزہ رکھنا اس کی قضا نہیں ہوسکتا اگرچہ وہ قضا شدہ روزہ رکھ بھی لے۔

روزہ کی تعریف

مسلمان کا صبح صادق سے غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے قصداً کھانے پینے صحبت سے رکنا۔

روزہ کن لوگوں پر فرض ہے

ہر مسلمان، عاقل، بالغ مرد و عورت پر پورے رمضان کا روزہ رکھنا فرض عین ہے اس کا منکر کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور علانیہ قصداً چھوڑنے والا واجب القتل ہے۔ بچہ جب دس سال کا ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اسے روزہ رکھوائیں۔

روزہ صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں

پہلی شرط

نیت کرنا بغیر نیت اگر چہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک بھوکا پیاسا رہے روزہ نہ ہوگا نیّت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں زبان سے کہنا شرط و ضروری نہیں البتہ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے

روزہ کی نیت کا وقت

غروب آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ (زوال کا وقت شروع ہونے سے پہلے) تک ہے اس وقت میں جب بھی نیت کرلے گا روزہ ہو جائے گا بشرطیکہ صبح صادق سے اب تک روزہ کے منافی کوئی عمل نہ کیا ہو غروب آفتاب سے پہلے یا زوال کے بعد نیت کرنے سے روزہ نہ ہوگا۔

تنبیہ: ضحوۂ کبریٰ (زوال کا وقت شروع ہونے سے پہلے) نیت کا وقت نہیں

بلکہ یہ وقت شروع ہونے سے پہلے نیت کر لینا ضروری ہے۔ سحری کھانا بھی نیت ہے مگر جب سحری کھاتے وقت یہ ارادہ ہو کہ صبح روزہ نہ ہوگا تو یہ سحری کھانا نیت نہ ہوگی۔ ہر روزہ کے لئے نئی نیت ضروری ہے پہلی یا کسی تاریخ میں ایک ساتھ پورے رمضان کے روزہ کی نیت کافی نہیں بلکہ یہ ایک ہی دن کی نیت ہوگی۔

رات میں نیت کرنے کا طریقہ

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غداً لِلّٰہِ تَعالیٰ مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ یا

نَوَیْتُ بِصَوْمِ غَدٍ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ

یعنی میں نے نیت کی اللہ تعالیٰ کے لئے کل رمضان کا فرض روزہ رکھنے کی۔

دن میں نیت کرنے کا طریقہ

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ

یعنی، میں نے نیت کی اللہ کے لئے آج صبح صادق سے رمضان کا فرض روزہ رکھنے کی۔

تنبیہ: اگر دن میں یہ نیت کی کہ اس وقت سے روزہ دار ہے تو روزہ نہ ہوگا۔

دوسری شرط

عورت کا حیض (ماہواری) ونفاس (بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو جو خون آتا ہے) سے پاک ہونا۔

افطار سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَئیٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

یعنی اللہ کے نام سے اور جس کے نام کی برکت سے زمین اور آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اے آپ زندہ اور قائم۔

افطار کے فوراً بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

یعنی اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا۔

ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

حدیث: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس روزہ دار نے بھول کر کھایا' پیا وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا۔ (بخاری، مسلم)

حدیث: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قے نے غلبہ کیا (خود بخود قے ہو جائے اگرچہ منہ بھر ہو) اس پر روزہ کی قضا نہیں اور جس نے جان بوجھ کر قے کی اس پر روزے کی قضا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری آنکھوں میں مرض ہے کیا روزہ کی حالت میں سرمہ لگاؤں؟ فرمایا ہاں۔ (ترمذی)

تنبیہ: سترہ (۱۷) چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

(۱) بھول کر کھانا کھانا۔

(۲) بھول کر پانی پینا۔

(۳) بھول کر جماع (صحبت) کرنا بشرطیکہ یہ تینوں کام یاد آتے ہی چھوڑ دے

اگر فوراً نہ چھوڑا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۴) خود بخود قے ہونا اگرچہ منہ بھر ہو۔

(۵) احتلام ہونا (احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا)۔

(۶) مکھی یا دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا غبار خواہ آٹے ہی کا کیوں نہ ہو جو آٹا چھاننے اور چکی پیسنے میں اڑتا ہے جان بوجھ کر دھواں کھینچا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اگربتی، حقہ وغیرہ کا دھواں ناک یا منہ سے کھینچنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۷) سرمہ یا تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ تیل یا سرمہ کا اثر حلق میں محسوس ہو۔

(۸) عورت کا بوسہ لینے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا جبکہ منی خارج نہ ہو۔

(۹) عورت یا اس کی شرمگاہ کی طرف بغیر ہاتھ لگائے دیکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ منی بھی خارج ہو جائے۔

(۱۰) غسل کرنے سے پانی کی ٹھنڈک جسم کے اندر محسوس ہوئی۔

(۱۱) کلی کی اور پانی مکمل کلی کر دیا صرف تری کچھ منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اسے نگل گیا یا کان میں پانی چلا گیا یا ڈالا یا دانت سے خون نکل کر حلق تک پہنچا مگر حلق سے نیچے نہ اترا تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ ٹوٹے گا۔

(۱۲) بات کرنے میں تھوک سے ہونٹ تر ہو گئے اور اسے نگل گیا یا منہ سے رال ٹپکی مگر تار ٹوٹا نہ تھا کہ اسے چڑھا کر نگل لیا یا ناک کی رینٹھ باہر آ گئی اور اس کا بھی تار نہ ٹوٹا تھا کہ اسے چڑھا کر نگل گیا یا کھنکار منہ میں آیا اور اسے کھا گیا اگرچہ کتنا ہی ہو روزہ نہیں ٹوٹے گا مگر پھر بھی ان باتوں میں احتیاط کرنا چاہئے۔

مسئلہ: مکھی حلق میں چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر قصداً نگلی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۱۳) جنابت کی حالت میں صبح کی اگر چہ سارا دن جنبی رہا پھر بھی روزہ نہ ٹوٹے گا مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے سخت گناہ وحرام ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں جنبی ہوتا ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(۱۴) مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بلکہ سنت ہے۔

(۱۵) عطر لگانا اور پھول یا مشک سونگھنا۔

(۱۶) کان میں پانی چلا جانا یا ڈالنا۔

(۱۷) آنکھ میں دوا ڈالنا۔

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

مسئلہ: روزہ رکھنا یاد ہوتے ہوئے کھانے پینے جماع کرنے اگر چہ مرد' عورت' مردہ' زندہ' چھوٹی لڑکی' رانوں میں اور جانور وغیرہ ہی سے کیا جائے البتہ مردہ' چھوٹی لڑکی' رانوں میں اور جانور سے جماع کرنے اور ہاتھ سے کرنے اور دو شرمگاہیں ملنے میں منی کا خارج ہونا شرط ہے بیڑی سگریٹ یا کسی قسم کا دھواں کھینچنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے پان یا صرف تمباکو منہ میں رکھا اور تھوک اور پیک پھیک دی جب بھی روزہ ٹوٹ جائے گا شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں منہ میں رکھی اور تھوک نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اسی طرح دانتوں کے درمیان کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ تھی اسے کھا گیا یا چنے سے کم ہو مگر منہ سے نکال کر پھر کھالیا یا دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے چلا گیا خون تھوک سے کم ہو یا زیادہ اگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کم ہو اور مزہ بھی محسوس نہ ہو تو روزہ نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ: روزے میں دانت اکھڑوایا اور خون نکل کر حلق سے نیچے اتر گیا

اگر چہ سوتے میں ایسا ہو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: کوئی چیز پاخانے کے مقام پر رکھی اگر اس کا دوسرا سرا باہر رہا تو روزہ نہیں ٹوٹا ورنہ ٹوٹ جائے گا اگر وہ چیز تر ہے اور اس کی رطوبت اندر تک پہنچی تو مطلقا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: نتھنوں سے دوا ڈالی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر پانی کان میں ڈالا یا چلا گیا تو روزہ نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ: کلی کرتے وقت بلا قصد پانی حلق سے نیچے اتر جائے یا پانی ناک میں چڑھائے اور دماغ میں چڑھ جائے تو ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا منہ میں کوئی رنگین چیز مثلاً دھاگہ وغیرہ رکھی جس سے تھوک رنگین ہو گیا اور وہ تھوک نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: جان بوجھ کر قے کی اگر منہ بھر ہے تو روزہ ٹوٹ گیا ورنہ نہیں قے میں کھانا آئے یا صفرا یا خون روزہ ٹوٹ جائے گا البتہ بلغم کی قے سے مطلقا روزہ نہ ٹوٹے گا اگر چہ منہ بھر کے ہو یا جان بوجھ کر کرے۔

مسئلہ: پاخانہ کا مقام باہر نکل جائے تو دھونے کے بعد کپڑے سے اچھی طرح پونچھ لے کہ تری بالکل باقی نہ رہے ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا اسی طرح پاخانہ دھوتے وقت نیچے زور دیا کہ تری اندر پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: یہ سمجھ کر افطار کر لیا کہ سورج ڈوب گیا ہے اور حقیقت میں ڈوبا نہ تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اس دن کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ: انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ گوشت کا ہو یا رگ کا اسی طرح ڈریپ چڑھوانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفارہ لازم نہیں ان میں شرط یہ ہے کہ ایک ہی بار ایسا ہوا ہو اور معصیت (نافرمانی) کا ارادہ بھی نہ کیا ہو ورنہ ان میں

بھی کفارہ دینا ہوگا۔

احتیاط

دن میں مسافر نے اقامت کی یا حیض و نفاس والی عورت پاک ہوگئی یا رات سمجھ کر سحری کھائی بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہوگئی تھی تو ان کو دن کے باقی حصہ روزے کی طرح گزارنا واجب ہے اگرچہ روزہ نہ ہوگا۔

سحری و افطار کے فضائل

سحری کھانا اور افطار کرنا دونوں ہی سنت ہے۔ جس کی فضیلت میں کثرت سے حدیثیں وارد ہیں ذیل میں چند ذکر کی جاتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سحری کل کی کل برکت ہے اسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لے کہ ایسے شخص پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں (بخاری وغیرہ) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے لیکن جلدی کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ آفتاب غروب ہونے سے پہلے ہی افطار کر لے بلکہ آفتاب غروب ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ دو منٹ احتیاط کی جائے اس سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے لہٰذا اعلان کرنے والوں پر بھی لازم ہے کہ افطار کا وقت ہوجانے کے بعد دو منٹ احتیاط کر کے اعلان کریں اگر آفتاب ڈوبنے سے چند سیکنڈ پہلے بھی اعلان کر دیا اور لوگوں نے اس اعلان پر روزہ کھول دیا تو اس کا وبال اسی اعلان کرنے والوں پر ہوگا اس لئے انہیں پوری احتیاط کے ساتھ یہ امور انجام دینا لازم ہے اور لوگوں کو بھی اس کا خاص اہتمام کرنا چاہئے اس زمانہ میں تو اتنی آسانی ہوگئی ہے کہ نماز روزہ ہر چیز کے نظام الاوقات بنا دیئے گئے ہیں اپنی گھڑی صحیح رکھیں اور اس نظام الاوقات سے مدد لیں۔ صحیح ابن حبان میں ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میری امت میری سنت پر رہیگی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔ مسند احمد و ترمذی وغیرہ میں ہے

کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ عز و جل نے فرمایا میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ طبرانی اوسط میں ہے تین چیزوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا فرماتے ہیں یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ امام احمد و ابوداؤد و ترمذی میں ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ ابو داؤد و ترمذی میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوریں لے کر اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پیتے۔ ابوداؤد نے روایت کی کہ حضور ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ
عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

نسائی وغیرہ میں ہے جو روزہ دار کو افطار کرائے یا غازی کا سامان کر دے تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا طبرانی کبیر میں ہے جس نے حلال کھانے یا پانی سے روزہ افطار کرایا فرشتے ماہ رمضان کے اوقات میں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام شب قدر میں اس کیلئے استغفار کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرائیل اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔

کن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

(۱) شرعی مسافر یعنی جو شخص ساڑھے ستاون میل (۹۲ کیلومیٹر) کے ارادے

سے سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے اپنے شہر سے نکل گیا اسے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے لیکن بعد میں اس کی قضا فرض ہے

(۲) بیمار کو جب بیماری بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا صحیح گمان ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ آج کل اکثر ڈاکٹر ذرا سی بیماری میں روزہ سے منع کر دیتے ہیں ان کا کہنا قابل اعتبار نہیں ایسی صورت میں مریض خود دیکھے کہ روزہ رکھنے میں بیماری بڑھ رہی ہے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح گمان ہے تو نہ رکھے ورنہ رکھنا فرض ہے۔

(۳) حمل والی عورت کو بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

(۴) بچہ کو دودھ پلانے والی کو بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

(۵) بڑھاپا ایسا ہے کہ روز بروز کمزوری بڑھ رہی ہے کہ روزہ نہ اب رکھ سکتا ہے اور نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے فدیہ یعنی دو کیلو پینتالیس گرام (2.045kg) آٹا یا اس کی قیمت ادا کرے اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آ گئی تو اب روزہ رکھنا ہوگا فدیہ کام نہ آئے گا البتہ یہ فدیہ صدقہ ہو جائے گا

(۶، ۷) ہلاکت یا عقل کا نقصان ہونا: بھوک اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک ہونے یا عقل ضائع ہونے کا صحیح گمان ہو جب بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

(۸) اکراہ یعنی روزہ توڑنے پر مجبور کیا گیا تو اسے اختیار ہے اور صبر کرے تو اسے اجر ملے گا۔

میت کی طرف سے روزوں کا فدیہ

اگر آدمی قریب المرگ ہو اور اس کے ذمہ روزہ یا نماز ہو تو اس پر لازم ہے کہ ورثاء کو فدیہ ادا کرنے کی وصیت کر جائے نماز کا فدیہ کوئی شخص اپنی زندگی میں نہیں ادا کر سکتا اگر کرے بھی تو ادا نہ ہوگا وصیت کی صورت میں اس کے مرنے کے بعد اس

کے ورثاء اس کے متروکہ مال کے ایک تہائی سے اس کا فدیہ ادا کردیں اور اگر وصیت نہ کی یا مال نہ چھوڑا تو اس کے ورثاء اس کی طرف سے اس کے روزوں اور نمازوں کا فدیہ ادا کردیں تو بہتر ہے لیکن ان پر واجب نہیں ہر روزہ اور ہر نماز کا فدیہ دو کیلو پینتالیس گرام آٹا یا اس کی قیمت ہے اور روز کی چھ نمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وتر۔لہٰذا روزانہ کی چھ نمازوں کا فدیہ بارہ کیلو دوسوستر گرام (12.270kg) ہے۔

روزہ کے مکروہات

مسئلہ: جھوٹ چغلی غیبت گالی دینا بےہودہ باتیں کرنا کسی کو تکلیف دینا یہ چیزیں ایسے بھی ناجائز اور حرام ہیں اور روزہ میں اور زیادہ حرام ہیں اور ان کی وجہ سے روزے میں کراہت آتی ہے مباشرت فاحشہ اور عورت کے ہونٹ یا زبان چوسنا روزے کی حالت میں مطلقاً مکروہ ہے اور بوسہ لینا گلے لگانا جبکہ انزال یا صحبت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو مکروہ ہے بلاعذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا بھی مکروہ ہے گلاب یا مشک وغیرہ سونگھنا مکروہ نہیں۔روزہ کی حالت میں مسواک کرنا خشک ہو یا تر مکروہ نہیں بلکہ مسنون ہے۔

مسئلہ: کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا مکروہ نہیں ہے سحری میں تاخیر اور افطار میں جلدی مستحب ہے مگر نہ اس قدر کہ شک میں پڑے۔

کفارہ کی صورتیں

رمضان میں روزہ دار مکلّف مقیم نے ادائے رمضان کی نیت سے روزہ رکھا اور کسی آدمی کے ساتھ جو قابل شہوت ہے اس کے اگلے یا پچھلے مقام میں جماع کیا انزال ہو یا نہ ہو یا اس روزہ دار کے ساتھ جماع کیا گیا جس کو غسل کا حکم دیا جائے یا

کوئی غذا یا دوا کھائی یا پانی پیا یا کوئی چیز لذت کے لئے کھائی یا پی یا کوئی ایسا کام کیا جس سے روزہ کھولنے کا گمان نہ ہوتا ہو اور اس نے گمان کرلیا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھا پی لیا (مثلاً فصد یا پچھنا لیا یا سرمہ لگایا یا جانور سے وطی کی یا عورت کو چھوایا بوسہ لیا یا ساتھ لٹایا یا دوشرمگاہ بلا حائل ملائی مگر ان سب صورتوں میں انزال نہ ہوا یا پاخانہ کے مقام میں خشک انگلی رکھی) اب ان کاموں کے بعد قصداً کھالیا تو ان سب صورتوں میں روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہے بشرطیکہ روزہ کی نیت رات ہی میں کی ہو اور روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہو جو روزہ کے منافی ہے مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آجانا۔

روزے کا کفارہ

روزہ توڑنے کا کفارہ پے در پے بلا ناغہ ساٹھ روزے رکھنا ہے اگر بیچ میں ناغہ ہو گیا تو پھر سے ازسرنو ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے مگر عورتوں کے ایام مخصوصہ ناغے میں شمار نہ ہوں گے اگر روزہ رکھنا ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو دو کیلو پینتالیس گرام (2.045kg) آٹا یا اس کی قیمت دیدے یہ ایک روزہ کا کفارہ ہے اگر کئی روزوں کے کفارے ہوں تو ہر روزے کے بدلے اسی طرح کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

سرکار ﷺ کا اختیار کل اور صحابی رسول کا کفارہ

حضور اقدس ﷺ اللہ جل جلالہ کے نائب مطلق ہیں تمام جہان حضور کے تحت تصرف کردیا گیا جو چاہیں کریں جسے چاہیں دیں جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کو پھیرنے والا کوئی نہیں تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں تمام آدمیوں کے مالک ہیں اور جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ

سنت سے محروم ہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے ملکوت السمٰوٰت والارض حضور کے زیر فرمان جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے احکام تشریعیہ حضور کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو چاہیں فرض معاف فرما دیں چنانچہ صحاح ستہ میں ابو ہریرہ ﷺ سے ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں ہلاک ہو گیا فرمایا کیا ہوا عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے عرض کی نہیں فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے عرض کی نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے عرض کی نہیں، اتنے میں خرمے خدمت اقدس ﷺ میں لائے گئے حضور نے فرمایا انہیں خیرات کرو عرض کی، مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں، رحمت عالم ﷺ یہ سن کر مسکرائے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا تو اور تیرے اہل و عیال کھا لیں یہی تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔ اعلیٰ حضرت ﷺ فرماتے ہیں

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

حضور ﷺ نے یہ حکم ان صحابی کے لئے خاص فرمایا اب کوئی شخص خواہ کتنا ہی مسکین ہو اپنا کفارہ خود نہیں کھا سکتا۔

تراویح

تراویح کی بیس رکعتیں ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت سب کے لئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہیں اس کا چھوڑنا جائز نہیں اور اس کے ثبوت میں بیس حدیثیں اور جمہور صحابہ و فقہاء کا عمل ہے۔ تراویح میں ایک قرآن عظیم ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے

یہ بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جائے اور ہر چار رکعت کے بعد تسبیح یا کلمہ یا درود شریف پڑھیں۔

تراویح کی بیس رکعتوں کا ثبوت

جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہے۔ بیہقی نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ لوگ فاروق اعظم کے زمانہ میں بیس رکعت پڑھا کرتے تھے اور عثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ میں بھی یہی تھا اور موطا میں یزید بن رومان سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ تیئس (۲۳) رکعتیں پڑھتے ،بیہقی نے کہا اس میں تین وتر کی ہیں اور مولیٰ علی نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے نیز اس کے بیس رکعت میں یہ حکمت ہے کہ فرائض وواجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کل فرائض و واجب کی ہر روز بیس رکعتیں ہیں لہٰذا مناسب ہے کہ یہ بھی بیس ہوں کہ مکمل و برابر ہوں۔ نیز تراویح کی ہر رکعت میں ایک' ایک رکوع پڑھنے پر ستائیسویں شب میں ۵۴۰ رکوع بنتے ہیں اور رکوع سے مراد یہ ہے کہ جہاں سیدنا عمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما تراویح میں رکوع فرماتے تھے اور قرآن میں کل ۵۶۶ رکوع ہیں آخر میں چھوٹی چھوٹی سورتوں کو ملا کر پڑھنے کی وجہ سے پورا قرآن ۵۴۰ رکوع میں پڑھ لیا جاتا تھا جس سے ثابت ہو رہا ہے کہ تراویح میں سیدنا عمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیس رکعات پڑھتے تھے اگر آٹھ رکعات ہوتی تو رکوع ۲۱۶ ہوتے کیا اہل حدیث وہابی ثابت کر سکتے ہیں کہ قرآن میں رکوع کیوں لگائے گئے؟ اور ان کی تعداد ۵۶۶ کیوں ہے؟

تراویح کی بیس رکعتیں اجماع صحابہ سے ثابت ہیں، تینوں خلفائے راشدین نے بھی اس اجماع کی پیروی فرمائی، اکثر آئمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بھی بیس ہی رکعات کے قائل ہیں۔ اور جس حدیث کو اہل حدیث وہابی پیش کرتے ہیں وہ تہجد کی آٹھ

رکعتیں ہیں نہ کہ تراویح کی اس کے بعد آپ ﷺ وتر کی تین رکعت پڑھتے اور وہ آٹھ رکعتیں رمضان و غیر رمضان آپ ﷺ سے ثابت ہے جس سے معلوم ہوا کہ وہ تراویح کی نماز نہ تھی بلکہ تہجد کی نماز تھی۔ (بخاری وغیرہ عن عائشہ)

مسائل تراویح

مسئلہ: بیس رکعت دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں اور ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں یہ چار رکعت پڑھی گئیں۔

مسئلہ: اس کا وقت فرض عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے لہٰذا اگر کوئی عشاء کی نماز کے بعد آئے تو پہلے عشاء کے فرض پڑھے پھر تراویح میں شریک ہو۔

مسئلہ: اگر تراویح کی کچھ رکعتیں باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کرلے جبکہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے۔ اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ: تراویح اگر فوت ہو جائیں تو ان کی قضاء نہیں اور اگر قضاء تنہا پڑھ لے تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں جیسے مغرب اور عشاء کی سنتیں۔

مسئلہ: تراویح میں ایک بار قرآن کریم ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور ایک سے زائد بار افضل، اگر ایک ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں (۲۷) شب میں ختم پھر اگر اس رات میں یا اس سے پہلے ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں۔

مسئلہ: مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے منافقین جب کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے۔ (القرآن)

مسئلہ: امام سے غلطی ہوئی کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے

کہ اسے پڑھ کر پھر آگے پڑھے۔

مسئلہ: دو رکعت میں بیٹھنا بھول گیا کھڑا ہو گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کر لیا ہو تو چار پوری کر لے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں۔

مسئلہ: تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اگر دوسری پر بیٹھا نہ تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رکعت پھر پڑھے۔

مسئلہ: کسی وجہ سے تراویح کی رکعت دہرانی پڑے تو اس میں پڑھا جانے والا قرآنی حصہ بھی لوٹایا جائے۔

تسبیح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَ الْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَ الْعَظَمَةِ وَ الْهَیْبَةِ وَ الْقُدْرَةِ وَ الْکِبْرِیَاءِ وَ الْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِی لَایَنَامُ وَ لَایَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَ الرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ.

مسائل اعتکاف

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف سنت مئوکدہ ہے۔ ۲۰ رمضان کو بعد نماز عصر قبل غروب آفتاب سے عید کا چاند نظر آنے تک مسجد میں قیام کیا جائے ضروری کاموں کے علاوہ معتکف کو مسجد سے نکلنا ناجائز ہے پیشاب یا پاخانہ فرض غسل اور وضو کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے اعتکاف مسنون کے لئے روزہ دار ہونا ضروری ہے بغیر روزہ اعتکاف درست نہیں اگر بستی میں سے ایک شخص نے بھی اعتکاف نہ کیا تو

سارے لوگ گناہ گار ہوں گے اور اگر کسی ایک شخص نے بھی اعتکاف کر لیا تو سب سے بوجھ اتر جائے گا، اعتکاف کی نیت یہ ہے:

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَافِ

یعنی نیت کی میں نے سنت اعتکاف کی۔

اعتکاف کے ضروری مسائل ہمارے رسالہ بہار اعتکاف میں ملاحظہ کریں۔

شب قدر

رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس کا ہر ہر منٹ برکتوں سے بھرا ہوا ہے اس میں ہر وقت عبادت کی جاتی ہے دن کو روزہ اور تلاوت قرآن پاک اور رات تراویح وسحری میں گزرتی ہے مگر اس ماہ میں ایک رات بڑی ہی مبارک ہے جس میں عبادت ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے حضور اقدس ﷺ خود بھی جاگ کر عبادت فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔ (مسند احمد، بخاری)

شب قدر میں یہ دعا پڑھنا حدیث شریف میں وارد ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

یعنی اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معافی پسند فرماتا ہے پس تو مجھ کو معاف کر دے۔

رمضان شریف کی ستائیسویں رات غالباً شبِ قدر ہے اس رات کو اگر ہو سکے تو سو رکعت نفل دو دو کی نیت سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الخ ایک بار اور قل ھو اللہ احد تین تین بار پڑھ لے اور ہر سلام پر کم از کم دس دس بار درود شریف پڑھتا جائے۔ (تفسیر روح البیان سورہ قدر)

نوٹ: احادیث مبارکہ اور فقہی جزئیات سے واضح ہے کہ جس کے ذمے

فرائض (نماز، روزہ، زکوٰۃ) ہوں اور وہ فرائض ادا نہ کرے بلکہ نوافل ادا کرے تو اس کے نوافل معلق ہوں گے مقبول بارگاہ الٰہی نہ ہوں گے جب تک کہ اپنے ذمہ کے فرائض نہ ادا کرلے لہٰذا سب سے پہلے تو یہ کرے کہ اس کے ذمے جتنے جس قسم کے بھی فرائض ہیں ان سب کا حساب وکتاب لگا کر ادا کرلے اور اس ادائیگی کے بعد نوافل ادا کرے۔ حدیث قدسی ہے بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں پس جب میں اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میری تجلی کا نور اس کے کانوں پر پڑتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور میری تجلی کا نور اس کی آنکھوں پر پڑتا ہے جس سے دیکھتا ہے اور میری تجلی کا نور اس کے ہاتھوں پر پڑتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اور میری تجلی کا نور اس کے پاؤں پر پڑتا ہے جس سے وہ چلتا ہے اور وہ جو مجھ سے مانگتا ہے میں اسے ضرور بالضرور عطا کرتا ہوں۔ (بخاری)

اس ماہ میں جمعۃ الوداع کا دن بھی بڑا ہی مبارک ہے جمعۃ الوداع میں نماز قضائے عمری پڑھے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جمعۃ الوداع کے دن ظہر اور عصر کے درمیان بارہ رکعت نفل دو دو رکعت کی نیت سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورہ اخلاص اور ایک بار سورہ فلق اور ناس پڑھے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس قدر نمازیں اس نے قضاء کرکے پڑھی ہوں گی ان کے قضاء کرنے کا گناہ انشاء اللہ معاف ہوجائے گا یہ نہیں کہ قضاء نمازیں اس سے معاف ہوجائیں گی وہ پڑھنے سے ہی ادا ہوں گی۔

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کی تعریف: ضرورت سے فارغ نصاب بھر مال سے چالیسواں حصہ اللہ کے لئے فقیر کو مالک بنا کر دینا۔

زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کے فرض کیے ہوئے احکام میں سے ایک اہم فریضہ ہے جس کی

ادائیگی ہر مسلمان عاقل، بالغ، صاحب نصاب مرد و عورت پر فرض ہے اس کا انکار کفر اور ادائیگی میں تاخیر گناہ ہے لہذا جب زکوٰۃ فرض ہو فوراً مستحق کو دیکر فرض سے سبکدوش ہو جائے۔

زکوٰۃ دینے کے فضائل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُوْنَ

اور فلاح پاتے ہیں جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَا اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَا اَذًى وَ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ

یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی کہاوت اس دانہ کی ہے جس سے سات (۷) بالیں نکلیں ہر بال میں سو (۱۰۰) دانے اور اللہ جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا بڑا علم والا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے نہ اذیت دیتے ہیں ان کے لئے ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ ان پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اچھی بات اور

مغفرت اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد اذیت دینا ہو اور اللہ بے نیاز حلیم والا ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (نسائی، ابن ماجہ، وغیرہ) زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے اور ہر قسم کے نقصان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور پاکیزگی آتی ہے (بخاری، مسلم، احمد) زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لئے اللہ کے رسول ﷺ نے جنت کی ضمانت کا وعدہ فرمایا ہے (طبرانی) بغیر زکوٰۃ ادا کئے اسلام پورا نہیں ہوتا (بزار) اور نہ نماز قبول ہوتی ہے (بخاری، طبرانی) زکوٰۃ کی ادائیگی مال کی حفاظت کا ضامن و ذریعہ ہے (ابوداؤد) اور اللہ تعالیٰ اس سے شر دور کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ (ابن خزیمہ، مستدرک)

محترم بھائیو! زکوٰۃ صحیح مصرف میں خرچ کرنا چاہئے ورنہ دینا نہ دینا برابر ہو جاتا ہے کسی بھی بد مذہب کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی اس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے اگرچہ کسی نیک کام ہی کے واسطے کیوں نہ لے۔

زکوٰۃ نہ دینے کا نقصان وانجام

اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو جس دن وہ جہنم کی آگ میں تپائے جائیں گے اور ان سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں داغی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہے جو تو نے اپنے نفس کے لئے جمع کیا تھا تو اب چکھو جو جمع کرتے تھے۔ (قرآن کریم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائیگا نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی پر بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جمع کئے ہوں تو ہر روپیہ جدا جدا داغ دے گا۔ (طبرانی کبیر)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہونگی وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر وہ اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں زکوٰۃ کسی مال میں نہ ملے گی مگر اسے ہلاک کر دے گی بعض ائمہ نے اس حدیث کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ زکوٰۃ واجب ہوئی اور ادا نہ کی اور اپنے مال میں ملائے رہا تو یہ حرام اس حلال کو ہلاک کر دے گا۔

کن لوگوں پر زکوٰۃ فرض ہے

مسلمان عاقل بالغ آزاد نصاب بھر مال کا پورے طور پر مالک ہو اور یہ مال قرض اور ضرورت سے فارغ ہو اور اس مال میں بڑھنے کی صلاحیت ہو اور اس پر سال گزر جائے تو ایسے شخص پر زکوٰۃ فرض ہے

کن لوگوں پر زکوٰۃ فرض نہیں

کافر اور جو کافر مسلمان ہوا اس پر کفر کے زمانہ کی اور نابالغ اور پورے سال پاگل رہنے والے اور جس کا نصاب بھر مال قرض یا ضرورت سے فارغ نہ ہو اور سال مکمل نہ ہو تو ایسوں پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ نصاب بھر مال کا مالک ہے مگر اس پر اس قدر قرض ہے کہ ادا کرنے کے بعد نصاب کا مالک نہیں رہتا ہے تو زکوٰۃ فرض نہیں۔ اور پاگل سال میں کبھی اچھا رہتا ہے اور کبھی پاگل ہو جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

زکوٰۃ کے ضروری مسائل

زکوٰۃ مستحق کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے بغیر مالک بنائے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی زکوٰۃ کی نیت سے کسی مستحق کو مکان رہنے کے لئے دیا جیسا کہ آج کل بہت سی

تنظیمیں اور جماعتیں کرتی ہیں اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی لیکن مالک بنا کر دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اسی طرح کھانا بھی فقیر کو دے دیا کہ وہ کھائے یا لے جائے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کسی نے کسی کو قرض دیا مگر مقروض دینے میں تاخیر کر رہا ہے یا غربت کی وجہ سے نہیں دے پا رہا ہے تو قرض دینے والے پر ابھی زکوٰۃ دینا فرض نہیں لیکن جب مل جائے تو تمام گزرے ہوئے سالوں کی زکوٰۃ دینی ہوگی۔

کن کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے

سونے چاندی اور مال تجارت اور نقد پر زکوٰۃ فرض ہے جانوروں کی زکوٰۃ کے مسائل کی اس شہر میں بہت کم ضرورت پڑتی ہے اس لئے اس کا ذکر ہم نہیں کریں گے۔

مذکورہ مال کی زکوٰۃ کے مسائل

(۱) جب کسی کے پاس صرف سونا ہو، چاندی یا ایک آدھ روپیہ بھی نہ ہو تو سونے پر زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے ساڑھے سات تولہ سونا ہونا ضروری ہے اس سے کم پر زکوٰۃ فرض نہیں خواہ زیور ہو یا برتن یا کسی اور شکل میں۔

(۲) اور جب صرف چاندی ہو تو ساڑھے باون تولہ ہونا ضروری ہے اگرچہ کسی شکل میں ہو۔

(۳) اسی طرح مال تجارت اور نقد کا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہونا ضروری ہے۔

(۴) اگر کسی کے پاس سونے کے ساتھ چاندی یا دیگر مال تجارت یا نقد ہوں تو زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہونا ہی کافی ہے لہٰذا کسی کے پاس ایک تولہ سونا ہے اور ایک آدھ روپیہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے

(۴) شروع سال میں مالک نصاب ہوا چند ماہ بعد کچھ اضافہ ہوا پھر کچھ اور اضافہ ہوا حتی کہ سال پورا ہونے سے ایک منٹ پہلے بھی کچھ اضافہ ہوا تو سال پورا ہونے کے وقت جتنا مال ہوگا سب پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

زکوٰۃ کتنی مقدار میں نکالنی فرض ہے

زکوٰۃ مال کا چالیسواں حصہ نکالنا فرض ہے یعنی ڈھائی فیصد (سو روپے پر ڈھائی روپے) اگر سونے کی زکوٰۃ میں سونا ہی دینا ہو تو ساڑھے سات (7-1/2) تولہ سونے پر دو (2) ماشہ زکوٰۃ دی جائے گی اسی طرح چاندی زکوٰۃ میں دینا ہو تو ساڑھے باون (52-1/2) تولہ چاندی پر ایک (1) تولہ تین (3) ماشہ چھ (6) رتی ہوگی۔

مسئلہ: سونے اور چاندی دونوں کی نصابیں ناقص ہوں مگر دونوں کی قیمت جمع کرنے کے بعد ساڑھے باون (52-1/2) تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جاتی ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے اگر کسی کے پاس اتنے روپے ہوں کہ وہ ساڑھے باون تولہ چاندی خرید سکے تو اس روپے پر زکوٰۃ فرض ہے۔

صدقۂ فطر

ہر مسلمان مرد و عورت مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے صدقۂ فطر واجب ہے نابالغ و مجنون اگر مالک نصاب ہوں تو صدقۂ فطر انہیں پر واجب ہے۔

صدقۂ فطر کی مقدار

صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے گیہوں اور اس کا آٹا دو کیلو پینتالیس گرام (2.045kg) صحیح وزن یہی ہے جس کو مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان

فاضل بریلوی نے نہایت ہی تحقیق سے ثابت کیا۔ صدقۂ فطر عید سے قبل دینا بھی جائز ہے بہتر یہ کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرے۔

مسئلہ: ایک شخص کا فطرہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے اور چند مسکینوں میں تقسیم کر دیا جب بھی جائز ہے یا چند شخصوں کا فطرہ ایک ساتھ ایک مسکین کو دے دیا جائے جب بھی جائز ہے۔

زکوٰۃ وفطرہ کے مصارف

ہر ایسے صحیح العقیدہ مسلمان کو زکوٰۃ وفطرے کی رقم دی جا سکتی ہے جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت یا اتنی قیمت کا مال تجارت نہ ہو یا ہو لیکن ضرورت سے فارغ نہیں یا اس پر اتنا قرض ہے کہ ادا کرنے کے بعد ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت برابر نہیں رہتا۔ اسی طرح صحیح العقیدہ سنیوں کے ان مدارس میں زکوٰۃ، فطرہ، کفارہ کی رقم بتا کر دے سکتے ہیں جہاں نادار طلبہ رہتے ہوں تا کہ منتظمین اس مد میں خرچ کریں۔

مسئلہ: اپنی زکوٰۃ وفطرہ اور کفارہ اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اوپر تک اور بیٹے، بیٹی، پوتے، پوتی، نواسے، نواسی نیچے تک کسی کو نہیں دے سکتے اگرچہ بچہ زنا کا ہو اسی طرح بیوی اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو نہیں دے سکتا سیدوں کو بھی نہیں دے سکتے بد مذہبوں یعنی دیوبندی، وہابی، رافضی، قادیانی، غیر مقلد، آغا خانی وغیرہا کو بھی نہیں دے سکتے مذکورہ بالا افراد میں سے کسی کو زکوٰۃ فطرہ وغیرہ کی رقم دینا جائز نہیں اور نہ ہی ان کو دینے سے ادا ہوں گے البتہ بھائی بہن بہو داماد وغیرہا اگر ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت یا اتنی قیمت کا مال تجارت کے مالک نہ ہوں سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہوں تو دے سکتے ہیں۔

عیدین کا بیان

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔ (ابن ماجہ)

مسئلہ: عیدین (یعنی عید و بقر عید) کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا نماز کے بعد۔

مسئلہ: اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور عیدین میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر برا کیا۔

مسئلہ: اگر عیدین کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھ لیا تو برا کیا مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں۔

مسئلہ: عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت صرف دوبارا اتنا کہنے کی اجازت ہے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ۔

عید کے دن یہ امور مستحب ہیں

حجامت بنانا، ناخن تراشنا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا، انگوٹھی پہننا (مسئلہ: مرد کے لئے صرف چاندی کی وزن میں ساڑھے چار ماشہ سے کم ایک نگ کی ایک انگوٹھی پہننی جائز ہے اس کے سوا کسی قسم کی کوئی انگوٹھی جائز نہیں۔ لوہا، پیتل اور دھاتوں کی انگوٹھی مردوں اور عورتوں سب کو ناجائز ہے بلکہ عورتوں کو سونے چاندی کے سوا لوہے تانبے پیتل وغیرہ کا ہر زیور ناجائز ہے)، خوشبو لگانا، صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں پڑھنا، عیدگاہ جلد چلا جانا، نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا

کرنا، عید گاہ کو پیدل جانا، دوسرے راستے سے واپس آنا، نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا تین پانچ سات یا کم وبیش مگر طاق ہو، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے، راستہ میں آہستہ آواز سے تکبیر کہنا، خوشی ظاہر کرنا، کثرت سے صدقہ دینا، عیدگاہ کو اطمینان و وقار سے اور نیچی نگاہ کئے جانا، آپس میں مبارکباد دینا یہ سب باتیں مستحب ہے۔

مسئلہ: بعد نماز عید مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے۔

عیدین کی نماز

عیدین کی نماز کا وقت اس وقت سے شروع ہوتا ہے جبکہ سورج ایک نیزہ کے برابر اونچا ہو جائے۔ آفتاب نکلنے کے بیس (20) منٹ بعد سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک رہتا ہے۔ لیکن عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے۔

نماز عید کا طریقہ

نیت کی دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ مع زائد چھ تکبیروں کے اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثناء پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر (تحریمہ) میں ہاتھ باندھے اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لئے جائیں

اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ جب چوتھی تکبیر پر ہاتھ باندھ لے تو امام اعوذ باللہ و بسم اللہ آہستہ پڑھ کر زور سے الحمد للہ اور سورت پڑھے ولا الضالین کے بعد آہستہ سے امام ومقتدی آمین کہیں پھر رکوع کر کے ایک رکعت پوری کرے۔ جب دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو پہلے امام الحمد للہ اور سورت پڑھے اور مقتدی سنیں پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور بقیہ نماز عام نمازوں کی طرح پوری کرے۔

مسئلہ: ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح (سبحان اللہ) پڑھنے کے برابر سکتہ کرے۔

مسئلہ: پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد کوئی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو۔

مسئلہ: امام کو رکوع میں پایا تو پہلے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے پھر دیکھے کہ اگر عید کی تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو عید کی تکبیریں بھی کہے اور پھر رکوع میں شامل ہو جائے اور اگر یہ سمجھے کہ عید کی تکبیر کہتے کہتے امام رکوع سے سر اٹھالے گا تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں شریک ہو جائے اور رکوع میں بلا ہاتھ اٹھائے عید کی تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو امام کے ساتھ سر اٹھائے اور باقی تکبیریں چھوڑ دے کہ یہ ساقط ہو گئیں اب ان کو نہ کہے گا۔

مسئلہ: امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی چھوٹی ہوئی پڑھے اس وقت کہے۔